روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 15 مئی 2002ء 2 ربیع الاول 1423 ہجری - 15 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 108

امین - امین

رسول اللہ ؐ کے دعویٰ نبوت سے پہلے قریش نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنا شروع کیا - مگر جب وہ حجر اسود کی جگہ پر پہنچے تو اس بات پر سخت جھگڑا ہو گیا کہ کونسا قبیلہ اسے اس کی جگہ پر رکھے - آخر یہ تجویز ہوئی کہ جو شخص سب سے پہلے حرم کے اندر آئے وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے اللہ کی قدرت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے تشریف لائے اور سب لوگ پکار اٹھے - امین، امین - محمد - ہم سب اس پر راضی ہیں چنانچہ رسول اللہ ؐ نے نہایت حکمت سے حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کر دیا -

(سیرة ابن ہشام حدیث بنیان الکعبه جلد اول 197)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سراپا محمدؐ

دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے -

(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 301)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ ؐ نے آکر کیا کیا؟ تو انسان وجد میں آکر **اللّٰھم صلّ علٰی محمد** کہہ اٹھتا ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں - یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم ؐ نے کیا کیا - ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ ؐ کے لئے خصوصاً فرمایا گیا (اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں - اے ایمان والو تم درود وسلام بھیجو نبی پر) (الاحزاب: 57) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی - پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا - صلی اللہ علیہ وسلم -

عادت اللہ اسی طرح پر ہے - زمانہ ترقی کرتا ہے - آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا - (اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) (الاعراف: 159) کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں - اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے، مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے، وہ سنتا ہے - جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں - میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے، تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا - اصل یہی ہے جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے - میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریم ؐ کو ملا - بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ، تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی - شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا - پس یاد رکھو - یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا - جو محمد ؐ کہلایا - یہ داد الٰہی ہے - جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کونسا ہے - ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ (میں تم سب کی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہوں) - جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو - یہ کام نہیں نکل سکتا -

(ملفوظات جلد اول ص 421)

خصوصی درخواست دعا

✪ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے متعلق محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اطلاع دی ہے کہ انہیں کمزوری بہت زیادہ ہے - اب گھر میں ہی علاج ہو رہا ہے - احباب کرام سے ان کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے -

✪ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد احباب جماعت سے اپنی صحت کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی عمر عطا کرے اور ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے - ان سے خط و کتابت کیلئے پتہ یہ ہے : - کوارٹر نمبر 70 صدر انجمن احمدیہ ربوہ -

✪ محترم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ 12 مئی 2002ء کو میرے ہم زلف محترم محمد یوسف قمر صاحب امیر ضلع قصور ایک جماعتی دورہ پر جاتے ہوئے ٹریفک کے حادثے میں زخمی ہوئے ہیں چہرے پر زیادہ چوٹیں آئی ہیں رخسار اور ٹھوری پر ٹانکے لگے ہیں اور خون ضائع ہونے کی وجہ سے کمزوری بھی ہے - موصوف کی جلد صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے -

ہومیوپیتھک علمی نشست کی منسوخی

✪ مورخہ 17 مئی 2002ء بروز جمعہ، نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان کے زیر اہتمام نصرت جہاں اکیڈمی کے ہال میں ہونے والی علمی نشست شدید گرمی کی وجہ سے منسوخ کی جاتی ہے اس کے علاوہ دار الضیافت میں منعقد ہونے والے شام کے پروگرام جاری رہیں گے، جن کی اطلاع احباب کو بعد میں دی جائے گی -

(صدر ایسوسی ایشن)

ایک قومی فریضہ

✪ بے سہارا یتیم بچوں کی پرورش قومی فریضہ ہے - اس فرض کی ادائیگی کے لئے سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت سے رجوع فرمائیں -

صوبہ رُوؤما' تنزانیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد

رپورٹ: فرید احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ (تنزانیہ)

27/26 اور 28-اکتوبر 2001ء کو صوبہ رُوؤما (Ruvuma) کے علاقہ کیلانگالانگا (Kilangalanga) میں سالانہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا-

تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا آغاز ماہ اگست سے کیا گیا- صوبہ روووما کی ساری نئی اور پرانی جماعتوں نے حسب سابق اس جلسہ کیلئے چاول' گندم' مکئی' گوشت اور دوسری اشیاء بطور چندہ اس جلسہ کیلئے کیلانگا لانگا بھجوائیں-

جلسہ کیلئے ایک بہت بڑا پلاٹ احباب جماعت نے وقارعمل کے ذریعہ صاف کیا اور حاضرین کے بیٹھنے کیلئے کرسیوں اور دوسری اشیاء کا اہتمام کیا گیا- گاڑیوں کی پارکنگ کیلئے خصوصی انتظام کیا گیا- اور اس پارک کو بڑی سڑک کے ساتھ ایک چھوٹی سڑک کے ذریعہ ملایا گیا- یہ چھوٹی سڑک بھی احباب جماعت نے وقارعمل کے ذریعہ سے تیار کی- گورنمنٹ کے سرکاری اداروں سے اس جلسہ سالانہ کے انعقاد کی منظوری کئی روز قبل حاصل کر لی گئی تھی-

صوبہ روووما کے سارے علاقہ میں جگہ جگہ پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور تمام اہل وطن کو جلسہ میں شرکت کی دعوت عام دی گئی- سرکاری افسران کو بذریعہ خطوط خصوصی دعوت دی گئی تا کہ وہ اس جلسہ میں شرکت کریں-

جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کو احباب جماعت نے بڑی محنت سے تیار کیا اور جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز کے ساتھ مزین کیا گیا-

جلسہ گاہ مردانہ کے علاوہ زنانہ جلسہ گاہ کا بھی الگ اہتمام کیا گیا تھا- دور دور تک آواز پہنچانے کیلئے بڑے بڑے لاؤڈ سپیکرز نصب کئے گئے- بجلی نہ ہونے کے سبب خصوصی طور پر بڑے جنریٹر کا بندوبست کیا گیا-

مہمانوں کی آمد

جلسہ شروع ہونے سے دو روز قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی- مہمانوں کی رہائش کا اچھا بندوبست کیا گیا تھا- دارالسلام' ارنگا' مٹوارہ اور روووما صوبوں سے نمائندگان نے شرکت کی- مہمان اپنی ذاتی گاڑیوں کے علاوہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ' پرائیویٹ سروسز اور سائیکلوں پر تشریف لائے- بعض علاقوں میں شدید غربت کے باعث احباب جماعت تین دن کا سائیکل سفر کر کے پہنچے- اور بعض احباب سائیکل نہ ہونے کے سبب پیدل کئی میل کا سفر کر کے پہنچے-

افتتاح بیوت الذکر

25/اکتوبر بروز جمعرات مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے نئی بیت الذکر جو نئی جماعت لوٹو کیرا- ربوہ (Lutukira-Rabwah) میں تعمیر کی گئی کا افتتاح فرمایا اور احباب جماعت سے خطاب کیا-

اسی روز دوسری بیت الذکر احمدیہ جو ماگے اوزی- ملایویو (Mageuzi-Mlayoyo) میں تعمیر کی گئی اس کا افتتاح بھی مکرم امیر صاحب نے فرمایا:

26-اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مکرم امیر صاحب نے نئے طرز کی تعمیر شدہ بیت الذکر جو کیلانگالانگا (Kilangalanga) میں تعمیر کی گئی ہے اس کا افتتاح فرمایا- ان تینوں بیوت الذکر کا افتتاح اسی جلسہ کے موقع پر ہوا-

اجتماعات

26-اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صوبہ رُوؤما کی ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ' مجلس خدام الاحمدیہ' مجلس اطفال الاحمدیہ' لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہوئے-

ہر تنظیم کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے-

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

27-اکتوبر بروز ہفتہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو معلم شعبان رمضان صاحب آف ارنگا نے کی- تلاوت کے بعد سواحیلی زبان میں نظم ہوئی جو عزیزم حافظ سعید صاحب نے پڑھی- اس کے بعد محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مربی انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا- آپ کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی ضلعی کونسلر اور دوسرے سرکاری عہدیداران نے خطاب کیا- یہ پروگرام شام چھ بجے تک جاری رہا- جس میں مربیان معلمین سلسلہ نے تقاریر کیں-

مجلس سوال وجواب و سیمینار

اسی روز غیراز جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی- اس مجلس میں علماء سلسلہ نے احباب کے سوالات کے جواب دیئے جس سے حاضرین میں کافی دلچسپی پیدا ہوئی- بہت سے دوست جماعت میں داخل ہوئے-

مغرب و عشاء کے بعد سیمینار ہوا- احباب جماعت نے اپنی اپنی آراء سے نوازا کہ اس طریق سے اگر ہم دعوت الی اللہ کریں تو ہم زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں- نومبایعین نے بھی بڑی دلچسپی سے سیمینار کی کارروائی کو سنا اور اپنی آراء سے نوازا- یہ پروگرام بہت کامیاب رہا-

ٹیلی ویژن پروگرام

سیمینار کے ختم ہونے کے بعد MTA کی ویڈیو کیسٹس' جلسہ سالانہ جرمنی اور لندن کی ویڈیو کیسٹس ٹیلی ویژن پر دکھائی گئیں اور ساتھ ساتھ سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جاتا رہا- اور خاص سواحیلی زبان میں تیارشدہ ''سواحیلی پروگرام'' ایم ٹی کی بھی کیسٹس دکھائی گئیں- یہ پروگرام بھی رات گئے تک جاری رہا-

دوسرا اور آخری دن

28-اکتوبر بروز اتوار جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا- تلاوت کے بعد سواحیلی زبان میں نظم پڑھی گئی-

دوسرے دن کے مہمان خصوصی مکرم سعید دیوانی صاحب دیہی ممبر آف پارلیمنٹ تھے- جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے ہوا اور شام چھ بجے تک جاری رہا- اس سیشن میں نومبایعین نے تقاریر کیں اور اپنی بیعت کرنے کے واقعات سنائے اور اس کے ساتھ معجزات اور بیعت کے دوران آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کیا-

دوسرے دن بھی سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا- آج احباب کی دلچسپی پہلے سے بھی زیادہ تھی- علمائے سلسلہ کئی گھنٹوں تک احباب کرام کے سوالوں کے جواب دیتے رہے یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا- لوگوں کی دلچسپی کو دیکھ کر یہاں موجود سرکاری عہدیداران نے جلسہ کا وقت بڑھا دیا- چنانچہ سوال وجواب کی مجلس جاری رہی- مجلس کے اختتام پر کئی احباب نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا-

اس موقعہ پر نومبایعین کی ایک تربیتی کلاس ہوئی جس میں نومبایعین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا- اور اس کے ساتھ ہی تربیتی سیمینار ہوا جس میں احباب نے اپنی آراء دیں کہ کس طرح ہم تربیت کے سلسلہ میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نئے آنے والے بھائیوں کو کیسے سنبھال سکتے ہیں-

اس روز بھی ٹیلی ویژن پروگرام احباب نے دیکھے- جس میں مختلف مذاکرات کی کیسٹس' حضور انور کے جلسہ کے خطابات کی ویڈیو کیسٹس اور ایم ٹی اے کے سواحیلی پروگرامز کی کیسٹس احباب کرام نے دیکھیں- ٹیلی ویژن کا یہ پروگرام رات گئے تک جاری رہا- اس جلسہ میں 2000 سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں نومبایعین کی بھاری تعداد شامل تھی-

ریڈیو فری افریقہ کی خبر

جلسہ سالانہ روووما کے بارہ میں تفصیلی خبر ریڈیو فری افریقہ نے دی- خبر کا دورانیہ پانچ منٹ تھا- یہ ریڈیو سارے براعظم افریقہ میں بذریعہ سیٹلائٹ سنا جاتا ہے- خبریں انگریزی اور سواحیلی دونوں زبانوں میں تھیں-

سرکاری عہدیداران' دیہی ممبر آف پارلیمنٹ اور ضلعی کونسلر نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ہم اپنے ملکی نائب صدر کا یہ قول بیان کرتے ہیں جو انہوں نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ 2001ء کے موقع پر کہا تھا کہ:-

''جماعت احمدیہ تمام (دینی) جماعتوں میں سے امن والی جماعت ہے ہماری (دینی) جماعتوں کو ان سے درس لینا چاہئے اور سبق سیکھنا چاہئے کہ ہم کس طرح پر امن جماعتیں بن سکتی ہیں اور ملک میں کیسے امن بحال کیا جا سکتا ہے-''

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مربی انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے خطاب کیا اور اختتامی دعا کروائی-

(الفضل انٹرنیشنل 12-اپریل 2002ء)

کل بنی نوع کی ہمدردی کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو- اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے- اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے- (دین) اس قوم کے بدمعاشوں کا ذمہ دار نہیں ہے- بعض ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچوں کا خون کر دیتے ہیں- ایسی وارداتیں اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہیں اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کے لئے میرے پاس جمع ہے- وہ اس لئے میرے پاس نہیں آتے کہ ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں اور اپنے ایمان کو برباد کریں میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں- ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں- اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں- اور باایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے''-

(سراج منیر- روحانی خزائن جلد 12 ص 28)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

اللہ تعالیٰ کی صفات النور' الحی القیوم' القادر' الغفور' التواب' الھادی

حضرت مسیح موعود کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں

مرتبہ: مکرم عبدالستار خان صاحب

النور

آسمان و زمین کا نور

"خدا آسمان و زمین کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی' اسی کے فیض کا عطیہ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو۔ رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیروزبر کی پناہ ہی وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کہ کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر1 ص191-192 حاشیہ نمبر11)

توحید کا کمال

"اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض یعنی خدا ہی کے نور سے زمین و آسمان نکلے ہیں اور اسی کے نور کے ساتھ قائم ہیں یہی مذہب حق ہے جس سے توحید کامل ہوتی ہے اور خدا شناسی کے وسائل میں خلل نہیں ہوتا۔"

(ست بچن۔ روحانی خزائن جلد نمبر10 ص138-139 حاشیہ)

سچا خدا

"خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے سچا زندہ خدا وہی ہے مبارک وہ جو اس کو قبول کرے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر10 ص444)

سب نوروں کا منبع

"اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اس میں پائی گئی تو حسن اس کا ظاہر ہے۔ اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام نور ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے ہر ایک نور اسی کے نور کا پرتو ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر14 ص247)

ہر نور کی جڑ

فرمایا:۔

اللہ نور السمٰوٰت والارض یعنی خدا اصل نور ہے۔ ہر ایک نور زمین و آسمان کا اسی سے نکلا ہے۔ پس خدا کا نام استعارۃً نور رکھنا اور ہر ایک نور کی جڑ اس کو قرار دینا اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانی روح کا خدا سے کوئی بھاری علاقہ ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد نمبر19 ص386-387)

الحی القیوم

اسم اعظم

"اللہ حی و قیوم بالاتفاق خدا کا اسم اعظم ہے جس کے معنے ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر17 ص268)

ازلی ابدی خدا

وہ زندہ ازلی ابدی ہے اور سب چیزوں کا وہی قیوم ہے یعنی قیام اور بقا ہر چیز کا اسی کے بقا اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے نہ نیند اسے پکڑتی ہے یعنی حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔ پس جب کہ ہر ایک چیز کی قائمی اسی سے ہے پس ثابت ہے کہ ہر ایک مخلوقات آسمانوں کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہے۔ اور وہی مالک ہے۔

(پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد2 ص16)

قیوم کے معنے

"قیوم اسے کہتے ہیں کہ جس کا بقاء اور حیات دوسری چیزوں کے بقاء اور حیات اور ان کے کل مایحتاج کے حصول کا شرط ہو اور شرط کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا عدم فرض کیا جاوے تو ساتھ ہی مشروط کا عدم فرض کرنا پڑے جیسے کہیں کہ اگر خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہو تو کسی چیز کا وجود نہ ہو۔ پس یہ قول اگر خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہو تو کسی چیز کو وجود نہ ہو بعینہ اس قول کے مساوی ہے کہ خدائے تعالیٰ کا وجود نہ ہوتا تو کسی چیز کا وجود نہ ہوتا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ کا وجود دوسری چیزوں کے وجود کا علت ہے"

(پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد نمبر2 ص19)

ہمیشہ رہنے والا

"الحی القیوم۔ یعنی ہمیشہ رہنے ولا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا۔ یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارے میں بھی دھڑکا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے فوت نہ ہو جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر10 ص376)

حی و قیوم کا باہمی تعلق

خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں ایک حی دوسرا قیوم۔ حی کے یہ معنی ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنی ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ جو پہلے اس سے اس کے نام حی سے فائدہ اٹھا چکی ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے۔ نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد20 ص362)

القادر

خدا ہر چیز پر قادر ہے

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص20)

قدرت کاملہ غیر محدود ہے

"ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ وہ ہے کہ جو اس ذات غیر محدود کی طرح غیر محدود ہے اور

کوئی انسانی قاعدہ اور قانون اس پر احاطہ نہیں کر سکتا۔

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 ص476۔ حاشیہ)

باعث تسلی

"خدا بڑا قادر ہے یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص375)

قدرت کاملہ

"خدا تعالیٰ کی خدائی اس کی قدرت کاملہ سے وابستہ ہے اور قدرت اسی کا نام ہے کہ اس کے تصرفات اس کی مخلوق پر ہر آن غیر محدود ہوں۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد6 ص27)

"کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔(۔) تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص20)

تری قدرت کا کوئی بھی انتہاء پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا

(درثمین)

الغفور الغفار

لغوی معنے

"لغت میں مغفرت ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے اسی وجہ سے مغفر جو خود کے معنی رکھتا ہے اسی میں سے نکالا گیا ہے اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گناہ کا اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اس بلا یا اس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے اور ڈھانکے رکھے۔"

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد نمبر9 ص35)

دائمی خاصہ

وہ غفور رحیم ہے یعنی اس کی مغفرت سرسری اور اتفاقی نہیں بلکہ وہ اس کی ذات قدیم کی صفت قدیم ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور جوہر قابل پر اس کا فیضان چاہتا ہے یعنی جب کبھی کوئی بشر بروقت صدور لغزش و گناہ بہ ندامت و توبہ خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ خدا کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ رحمت اور مغفرت کے ساتھ خدا اس کی طرف رجوع کرے اور یہ رجوع الٰہی بندہ نادم اور تائب کی طرف ایک یا دو مرتبہ میں محدود نہیں بلکہ یہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں خاصہ دائمی ہے اور جب تک کوئی گنہگار توبہ کی حالت میں اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ خاصہ اس کا ضرور اس پر ظاہر ہوتا رہتا ہے پس خدا کا قانون قدرت یہ نہیں ہے کہ جو ٹھوکر کھانے والی طبیعتیں ہیں وہ ٹھوکر نہ کھاویں یا جو لوگ قویٰ بہیمیہ یا غضبیہ کے مغلوب ہیں ان کی فطرت بدل جاوے بلکہ اس کا قانون جو قدیم سے بندھا چلا آتا ہے۔ یہی ہے کہ ناقص لوگ جو مقتضائے اپنے ذاتی نقصان کے گناہ کریں وہ توبہ اور استغفار کر کے بخشے جائیں۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 ص187 حاشیہ نمبر11)

التواب

تواب کا مطلب

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام بھی تواب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دستبردار ہو کر صدق دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور یہ امر سراسر قانون قدرت کے مطابق ہے کیونکہ جب کہ خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے تو پھر عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ بلکہ خدا کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوتی ہے۔ وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے تواب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندہ کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ۔ اگر رحمت خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہ ہو تو کوئی مخلصی نہیں پا سکتا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 ص133)

تضرع کی ضرورت

خدا تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے۔ گناہوں کو معاف فرماتا ہے یہاں تک کہ اس معافی کے لئے وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ کوئی ناکردہ گناہ سولی پر کھینچا جائے تا وہ گناہ معاف کرے بلکہ وہ صرف توبہ اور تضرع اور استغفار سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے ایک صادق مسلمان بھی اپنے قصور واروں کے قصور اسی طرح معاف کرتا ہے اور اس معافی کے لئے کسی کو سولی پر چڑھانے کی شرط پیش نہیں کرتا بلکہ ایک قصوروار کی توبہ اور رجوع کی حالت میں وہ تمام قصور بخش دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا خدا بھی اسی طرح قصوروں کو بخشتا ہے۔ اور وہ تمام لوگوں سے مروت اور احسان سے پیش آتا ہے۔ کیونکہ اس کا خدا بھی جواد اور کریم اور رحیم ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد نمبر23 ص55)

الھادی

روحانی معلموں کا سلسلہ

جب ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں اور غور کی نگہ سے اس کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی باواز بلند یہی فرما رہا ہے کہ روحانی معلموں کا ہمیشہ کے لئے ہونا اس کے ارادہ قدیم میں مقرر ہو چکا ہے۔ دیکھو اللہ جل شانہ فرماتا ہے (۔) یعنی جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے ' معجزات سے ' پیشگوئیوں سے ' حقائق سے ' معارف سے ' اپنی راستبازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں۔ اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہنچاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ بہت مدت تک نہیں رہتے بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں۔ اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام خلاف واقع ہو پس انبیاء کی طرف نسبت دے کر معنی آیت کے یوں ہوں گے کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلی طور پر ہریک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے۔ جو انہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے اور اسی ظلی وجود کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے (۔) یعنی اے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو تیرے ان بندوں کی راہ ہے۔ جن پر تیرا انعام ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا انعام جو انبیاء پر ہوا تھا جس کے مانگنے کے لئے اس دعا میں حکم ہے.... پس اس آیت سے بھی کھلے کھلے طور پر یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ (امت محمدیہ) کو ظلی طور پر تمام انبیاء کا وارث ٹھہراتا ہے تا انبیاء کا وجود ظلی طور پر ہمیشہ باقی رہے اور دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہ ہو۔ اور نہ صرف دعا کے لئے حکم کیا بلکہ ایک آیت میں وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے (۔) یعنی جو لوگ ہماری راہ میں جو صراط مستقیم ہے مجاہدہ کریں گے۔ تو ہم ان کو اپنی راہیں بتلا دیں گے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہیں وہی ہیں جو انبیاء کو دکھلائی گئی تھیں۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد نمبر6 ص351، 352)

انسانوں کی تین اقسام

"بنی آدم اپنے اقوال اور افعال اور اعمال اور نیات کے رو سے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض سچے دل سے خدا کے طالب ہوتے ہیں۔ اور صدق اور عاجزی سے خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس خدا بھی ان کا طالب ہو جاتا ہے۔ اور رحمت اور انعام کے ساتھ ان پر رجوع کرتا ہے۔ اس حالت کا نام انعام الٰہی ہے۔ اسی کی طرف آیت ممدوحہ میں اشارہ فرمایا۔ اور کہا صراط الذین انعمت علیھم یعنی وہ لوگ ایسا صفا اور سیدھا راستہ اختیار کرتے ہیں جس سے فیضان رحمت الٰہی کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں اور بباعث اس کے کہ ان میں اور خدا میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور بالکل رحمت الٰہی کے محاذی آ پڑتے ہیں اس جہت سے انوار فیضان الٰہی کے ان پر وارد ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ لوگ ہیں کہ جو دیدہ و دانستہ مخالفت کا طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ اور دشمنوں کی طرح خدا سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ سو خدا بھی ان سے منہ پھیر لیتا ہے اور رحمت کے ساتھ ان پر رجوع نہیں کرتا۔ اس کا باعث یہی ہوتا ہے کہ وہ عداوت اور بے زاری اور غضب اور غیظ اور نارضامندی جو خدا کی نسبت ان کے دلوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ وہی ان میں اور خدا میں حجاب ہو جاتی ہے۔ اس حالت کا نام غضب الٰہی ہے۔ اسی کی طرف خدائے تعالیٰ نے اشارہ فرما کر کہا غیر المغضوب علیھم تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں کہ جو خدا سے لاپرواہ رہتے ہیں اور سعی اور کوشش سے اس کو طلب نہیں کرتے۔ خدا بھی ان کے ساتھ لاپرواہی کرتا ہے اور ان کو اپنا راستہ نہیں دکھلاتا۔ کیونکہ وہ لوگ راستہ طلب کرنے میں آپ سستی کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں اس فیض کے لائق نہیں بناتے کہ جو خدا کے قانون قدیم میں محنت اور کوشش کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔ اس حالت کا نام اضلال الٰہی ہے۔ جس کے

(باقی صفحہ 7 پر)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

تلخ حقائق اور سچی باتیں

جناب ازہر منیر صاحب نمائندہ ''نوائے وقت'' نے وفاقی شرعی عدالت کے سابق چیئرمین جسٹس آفتاب حسین شیخ سے ایک ملاقات میں انٹرویو کیا جس کا کچھ حصہ درج ذیل ہے۔

س- پاکستان میں اسلام کے مطابق قانون سازی کے سلسلے میں اب تک کیا پیش رفت ہو چکی ہے؟

ج- سب سے پہلے تو خان لیاقت علی خان کے زمانے میں پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی جسے قرارداد مقاصد کا نام دیا گیا- اس کے بعد 1956ء کا آئین ہے جس میں کہا گیا کہ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا- جو قوانین اس وقت موجود ہیں ان کا جائزہ لے کر انہیں قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جائے گا اور اگر کوئی قانون اس کے خلاف ہے تو اسے بدل دیا جائے گا- یہ شق تمام آئینوں میں موجود رہی- 1962ء کے آئین میں اسلام کے حوالے سے ایک کونسل موجود تھی- پھر 1973ء کے آئین کے ذریعے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل تشکیل دی گئی- اس کونسل نے اپنی سفارشات پیش کیں لیکن بدقسمتی سے کسی حکومت نے ان سفارشات پر عمل نہیں کیا- پھر ضیاء دور میں فیڈرل شریعت کورٹ بنائی گئی- اس عدالت نے 1984ء تک تمام مرکزی اور صوبائی قوانین کے بارے میں جو اس کے دائرہ اختیار میں تھے کا جائزہ مکمل کر لیا تھا اور اس سلسلے میں حکومت کو ہدایت کر دی گئی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس پر مکمل عمل درآمد نہیں کیا گیا-

س- تو کیا اس قدر کام ہو چکا تھا کہ اس کے مطابق عمل کیا جاتا تو یہ کام مشکل نہ تھا-

ج- ہم نے اس قدر کام کر دیا تھا کہ اگر اس کے مطابق عمل کیا جاتا تو یہ کام مشکل نہ تھا-

س- تو پھر یہ کام کیوں نہ ہو سکا؟

ج- جب ہم نے تمام قوانین کا جائزہ لے کر رپورٹ مکمل کر دی اور حکومت کو ہدایت کر دی تو اس کے بعد وہ اس پر عمل کرنے پر مجبور تھی لیکن بدقسمتی ہوئی کہ اس پر عمل درآمد ہونے سے پہلے ہی مختلف فرقوں کے مولویوں کے آپس میں جھگڑے شروع ہو گئے اور بجائے اس کے کہ حکومت پر زور دیا جاتا کہ وہ قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کرے یہ آوازیں آنے لگیں کہ قانون سازی فقہ حنفی کے مطابق ہونی چاہئے حالانکہ پاکستان کے تمام آئینوں میں یہ بات طے ہے کہ قانون سازی کسی ایک فقہ کے مطابق نہیں بلکہ قرآن وسنت کے مطابق ہوگی کیونکہ فقہ پر تو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن قرآن وسنت میں کوئی اختلاف نہیں- پھر نظام اسلام اور اس کی تشریحات ہونے لگیں- اس طرح اصل معاملہ کی طرف سے توجہ ہٹ گئی-

س- جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو اس میں تو اختلاف نہیں لیکن سنت اور اس کی تعریف پر مختلف فرقوں کے درمیان اختلاف موجود ہے مثلاً شیعہ سنت میں رسول کریمؐ کے علاوہ ائمہ اطہار کے اقوال وافعال کو بھی شامل کرتے ہیں تو اس صورت میں سنت کی کس تعریف کو بنیاد بنایا جائے گا؟

ج- آئین میں سنت سے مراد ہے سنہ آف دی پرافٹ یعنی پیغمبر اسلام کی سنت-

س- اس میں بھی یوں ہے کہ ہر فرقے کی احادیث کی کتب مختلف ہیں تو کس کو بنیاد بنایا جائے گا؟

ج- جہاں تک واقعاتی احادیث کا تعلق ہے تو ان میں فرق ہے لیکن قانونی احادیث میں زیادہ فرق نہیں-

س- تو جہاں فرق آ جائے وہاں کیا کیا جائے گا؟

ج- اس بارے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کونسی حدیث تسلیم کئے جانے کے قابل ہے اور کونسی نہیں' پھر یہ کہ کونسی حدیث درست ہے اور کونسی نہیں؟ ان احادیث کو اصول حدیث کے مطابق جانچا جا سکتا ہے-

س- آپ نے علماء کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے اسلام کے مطابق قانون سازی کے عمل میں یوں رکاوٹ ڈالی کہ فقہ کا سوال اٹھا دیا لیکن دوسری طرف انہوں نے اس عمل میں کسی حد تک تعاون بھی تو کیا ہوگا؟

ج- سچ پوچھئے تو ان لوگوں نے کسی بھی سطح پر کوئی تعاون نہیں کیا- فیڈرل شریعت کورٹ نے قانون سازی کے سلسلے میں علماء کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اخبارات میں باقاعدہ اشتہار دیا کہ جو عالم دین آ کر اپنا موقف بیان کرنا چاہے یا کسی بات کی وضاحت کرنے کا خواہاں ہو ہمارے پاس آئے اور ہم سے تعاون کرے لیکن اس کے جواب میں سوائے رجم کے مسئلہ کے کوئی مولوی صاحب تشریف نہیں لائے- اس میں استثنیٰ ڈاکٹر طاہر القادری اور ڈاکٹر محمود غازی یا ایک آدھ اور صاحب کا ہے باقی کسی نے تعاون نہیں کیا- اخبارات میں اشتہارات دینے کے علاوہ میں نے کئی مولوی صاحبان کو اپنے گھر چائے پر بلایا- پھر دفتر میں دعوت دی اور بتایا کہ ہم قوانین کا جائزہ لے رہے ہیں- اس سلسلے میں آپ ہماری امداد کریں- اس وقت تو انہوں نے تعاون کا بہت یقین دلایا' خوب باتیں کیں اور دعوے کئے لیکن عملاً کسی نے ذرہ برابر بھی مدد نہیں کی ہاں رجم کے قانون کے بارے میں شرعی عدالت کے اکثریتی فیصلے پر انہوں نے شور ضرور مچایا اور احتجاج کیا-

س- آپ کا فیصلہ کیا تھا؟

ج- عدالت نے یہ اکثریتی فیصلہ دیا تھا کہ رجم کی سزا قرآن کے خلاف ہے لیکن میں نے اس سے اتفاق نہیں کیا- یہ ضرور کہا کہ یہ سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے جو حضور اکرمؐ نے دی بھی اور نہیں بھی دی-

س- تو اس پر علماء کے احتجاج کا کیا اثر ہوا؟

ج- مولوی صاحبان نے اس معاملے پر باقاعدہ ایجی ٹیشن کیا جس کے بعد حکومت نے انہیں خوش کرنے کی خاطر فیڈرل شریعت کورٹ میں تین مولوی صاحبان کا تقرر کر دیا- اس کے ساتھ سپریم کورٹ میں بھی دو مولوی صاحبان جج بنا دیئے-

س- تو آپ حکومت کے اس اقدام کو درست سمجھتے ہیں یا غلط؟

ج- میرے نزدیک یہ غلط اقدام تھا- کسی بھی مقدمے کے فیصلے کے لئے کسی مولوی کی ضرورت نہیں نہ علم کسی ایک طبقے کی میراث ہے- کوئی بھی ایسا شخص جو ماہر قانون ہو' قانون کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے- برصغیر میں ہندو اور انگریز ججوں نے بھی ایسے فیصلے کئے جو شریعت کے عین مطابق تھے اور نظیر ہیں-

س- عدالت میں کسی عالم دین کی شمولیت پر آپ کو اعتراض کیوں ہے؟

ج- ہر شعبے کیلئے موزوں ترین آدمی اس شعبے کا ماہر ہوتا ہے- مولوی صاحبان ماہر قانون نہیں' قانون کی روح نہیں جانتے تو وہ قانونی معاملات میں دخل کیونکر دے سکتے ہیں؟ اس اقدام کا نتیجہ یہ ہے کہ مولوی صاحبان اب مزید قدم بڑھانے کے خواہاں ہیں- چاہتے ہیں کہ نچلی سطح کی عدالتوں میں بھی ان کے نمائندے موجود ہوں- اس لئے حکومت پر یہ تمام دباؤ ڈالے جاتے ہیں-

س- آپ کا کہنا ہے کہ علماء نے اسلام کے مطابق قانون سازی کے کام میں کوئی تعاون نہیں کیا جبکہ دوسری طرف ان کا دعویٰ ہے کہ جو قانون سازی یا اسلامی نظام کے سلسلے میں جو پیشرفت ہوئی ہے وہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے؟

ج- یہ بات سرے سے غلط ہے- حقیقت یہ ہے کہ اس معاملے میں ان کا کوئی کردار نہیں- وکلاء کا کردار بے شک ہے-

س- 1948-49ء میں علماء نے 22 نکات پیش کئے جو اسلام کے حوالے سے تھے-

ج- ان 22 نکات میں محض ایک نکتہ قوانین کے متعلق تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو اور برسوں بعد جب یہ مطالبہ پورا ہوا تو انہوں نے بجائے اس کا خیر مقدم کرنے کے یہ مزید مطالبہ شروع کر دیا کہ قانون سازی فقہ حنفی کے مطابق ہوگی قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کو رد کر دیا- یہ بات قابل غور ہے کہ جب نوابزادہ لیاقت علی خان نے قرارداد مقاصد منظور کرائی جس مین کہا گیا تھا کہ کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن وسنت کے خلاف ہو تو تمام علماء نے جن میں مولانا مودودی بھی شامل تھے، کہا کہ ہمارا مقصد حل ہو گیا اور یہ بات بہت کافی ہے کہ قانون سازی قرآن وسنت کے مطابق ہو- مولانا مودودی نے اپنی کسی کتاب میں یہ بات لکھی بھی ہے......... بہر حال مولانا مودودی نے اس وقت کہا کہ ہمارا مقصد حل ہو گیا لیکن اب جماعت اسلامی اس کی بجائے پھر نظام اسلام کی آڑ میں اس معاملہ کو کھول رہی ہے- اسی لئے پرائیویٹ شریعت بل پیش کیا گیا جس کے بعد سرکاری شریعت بل منظور کیا گیا-

س- آپ کو اس بل پر کیا اعتراض ہے؟

ج- یہ بل محض پرائیویٹ شریعت بل کو ختم کرنے کے لئے پاس کیا گیا ہے جس کا اصل مقصد مولوی صاحبان کو عدلیہ میں اقتدار دلانا اور ان کی روٹی کا مسئلہ حل کرنا تھا ورنہ جہاں تک اسلامی نظام کے نفاذ کا تعلق ہے تو اس کے لئے کسی شریعت بل کی ضرورت نہیں- ہاں حکومت پر واجب ہے کہ اس ملک کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لئے اقدام کرے-

س- تو پھر اس کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ج- حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے مطابق قوانین موجود ہیں- مسئلہ صرف عمل درآمد کا ہے- جہاں تک اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی معاشرے کے قیام کی بات ہے تو اس کے لئے عوام کا باعمل اور باایمان مسلمان ہونا ضروری ہے اور یہ بات کسی قانون کے ذریعے پیدا نہیں کی جا سکتی- اس کے لئے ضروری ہے کہ عوام کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے- ان کو تبلیغ کی جائے جس کے نتیجے میں وہ اخلاقیات سیکھیں' ایماندار بنیں' دولت کی پرستش سے اجتناب کریں جو ہماری مجموعی خرابیوں کی جڑ ہے' جھوٹ اور بے ایمانی چھوڑ دیں- جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو اسلامی معاشرہ خود بخود وجود میں آ جائے گا' کسی شریعت بل کے نفاذ سے ایسا ہونا ممکن ہے نہ ہوگا- یہ بھی حقیقت ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کے بغیر فلاحی مملکت کا خواب بھی بے تعبیر ہی رہے گا- اس کی مثال زکوٰۃ کا موجودہ نظام ہے جس میں خورد برد کی شکایات عام ہوتی جا رہی ہیں- زکوٰۃ فرض ہے لیکن لوگ نہ دینا پسند کرتے ہیں نہ کٹوانا-

س- جہاں تک اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کی بات ہے تو یہ کام ہو تو رہا ہے-

ج- کس جگہ؟ کون لوگ یہ کام کر رہے ہیں؟

س- مساجد مین علماء یہ کام کر رہے ہیں-

ج- ہمارے ملک کی کسی مسجد میں نہ تو اسلامی تعلیمات بیان کی جا رہی ہیں اور نہ کسی کو اخلاقیات سے

روشناس کرایا جا رہا ہے- وہاں تو ہر مولوی بس اپنے فرقے کی فضیلت اور دوسرے فرقوں کی برائی بیان کرتا ہے یا پھر خوابوں کا ذکر کیا جاتا ہے- وہاں کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جاتی جو لوگوں کو صحیح مسلمان بنائے- وہاں تو سیاست کی باتیں کی جاتی ہیں- لوگوں کے دلوں میں نفرت بٹھائی جاتی ہے اور سیاست پر بات کرنے سے ان کا مقصود یہ ہے کہ اقتدار پر قبضہ ہو جائے-

س- جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اس میں دین اور سیاست جدا جدا نہیں بلکہ ایک چیز ہیں تو اس لحاظ سے اولاً تو مسجد میں سیاست کی بات کرنا غلط نہ ہو گا- دوسرے علماء اگر اقتدار میں آنے کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ بھی غلط کیسے ہو گیا؟

ج- دین اور سیاست کے الگ الگ ہونے کا یہ مطلب کہاں ہے کہ آپ دین کو سیاست کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیں؟ جبکہ یہاں یہی کھیل کھیلا جا رہا ہے- دین سیاست کے تابع آ چکا ہے- دوسری بات یہ کہ اسلام پر مولوی صاحبان کا اجارہ نہیں ہے نہ اسلام میں اس طرح کی ملائیت (پریسٹ ہڈ) ہے جس طرح کی دیگر مذاہب میں ہے مثلاً ہندومت' یہودیت یا عیسائیت میں- اسلام میں تو ہر وہ کام جو دوسرے مذاہب میں مذہبی پیشوا کرتا ہے آپ خود کر سکتے ہیں- نماز کی امامت کرا سکتے ہیں' اذان خود دے سکتے ہیں چاہے نماز کے لئے ہو یا بچے کی پیدائش پر اس کے کانوں میں' نکاح خود پڑھا سکتے ہیں- غرض مذہب یا معاشرے کا کوئی بھی ایسا کام نہیں جو مولوی کے بغیر نہ ہو سکتا ہو تو پھر اس کی اجارہ داری کہاں سے آ گئی؟ چنانچہ یہ تصور غلط ہے کہ مذہب اور مولوی ایک چیز ہیں یا ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں-

س- یہ تو آپ تھیوریٹیکل بات کر رہے ہیں- عملاً یہ ہو رہا ہے کہ مولوی ہی یہ سارے کام سرانجام دیتا ہے-

ج- اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ چیز رواج پا گئی ہے- خدا نے یا پیغمبرؐ نے اس قسم کی کوئی ہدایت نہیں کی کہ مذہبی کام کوئی مذہبی پیشوا کرے گا- دوسری بات ہے سیاست کی........ میں آپ سے عرض کروں یہ ملک کسی مولوی یا پیر کی کوششوں سے نہیں بنا نہ کسی مولوی یا پیر نے اس میں تعاون یا مدد کی سوائے گنتی کے چند ایک لوگوں نے........ اور جماعت اسلامی جو آج سب سے زیادہ شور مچا رہی ہے اس نے تو سب سے زیادہ مسلم لیگ کی مخالفت کی تھی اور جب اس کی مخالفت کے باوجود یہ ملک بن گیا تو سب سے پہلے یہی لوگ پہنچ کر اچھی جگہوں پر قابض ہو گئے-

س- لیکن جماعت اسلامی تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی اور یہ کہ قائداعظم اور مولانا مودودی کے درمیان جو اختلافات تھے وہ فروعی تھے بنیادی نہیں تھے- دونوں کا مقصد ایک تھا-

ج- یہ سب جھوٹ ہے- حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے قائداعظمؒ، مسلم لیگ اور پاکستان تینوں کی مخالفت کی اور ڈٹ کر کی- اس بارے میں دستاویزی ثبوت موجود ہیں- مولانا مودودی کے بیانات' ان کی تقاریر' مضامین' اس کے علاوہ تمام دیو بندی علماء (سوائے مولانا عثمانی اور مولانا اشرف علی تھانوی کے) احراران سب نے مخالفت کی- جہاں تک مولانا عثمانی کا تعلق ہے ان کے پاس میں اور میرے ساتھی چار وکلاء گئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ تحریک پاکستان کی حمایت کے لئے نکلیں- انہوں نے کہا میں بیمار ہوں چل پھر نہیں سکتا- ہم انہیں اٹھا کر لائے- رہے بریلوی تو اگرچہ وہ تحریک پاکستان کے حق میں تھے مگر عملاً سوائے دو تین پیر صاحبان اور مولانا عبدالحامد بدایونی کے کسی نے کچھ نہیں کیا مولانا فرنگی محلی نے کیا مگر ان کا حلقہ اثر محدود تھا- تو جب اس ملک کو بنانے میں ان کا کردار یہ تھا تو اب یہ کس منہ سے اپنے حق جتاتے ہیں؟

س- قیام پاکستان کا ایک مقصد بھی تھا اس مقصد کا حصول اور نظریہ پاکستان پر عمل کیونکر ممکن ہے؟

ج- سب سے پہلے تو یہ طے کرنا ضروری ہے کہ جب نظریہ پاکستان کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد کیا لی جا رہی ہے؟ قائداعظم کا نظریہ پاکستان یا جماعت اسلامی کا؟ یعنی اصل نظریہ پاکستان یا وہ جس کی بعد میں اختراع کی گئی؟

س- دونوں میں کس حد تک فرق ہے؟

ج- .... بہت فرق ہے- قائداعظم کے نظریہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریے پر تھی- اس میں مذہب تھا مگر یہ کل نہیں محض جزو تھا- اس سے مراد یہ تھی کہ مسلمان ہندو کی بالادستی سے بچ جائیں- جتنے لوگ بھی بچ سکتے ہیں- پھر معاشی مسئلہ تھا- رہا قانون اسلامی کا نفاذ تو قائداعظم اس معاملہ میں جمہوریت اور اسمبلی پر بھروسہ کرتے تھے- یہ تھا قائداعظم کا نظریہ پاکستان اس میں کسی مولوی کی حاکمیت کی گنجائش نہ تھی- جبکہ جماعت اسلامی جو نظریہ پاکستان دے رہی ہے وہ ایک بالکل مختلف چیز ہے- یہ نظریہ پاکستان پاکستان بننے کے بعد تیار کیا گیا-

س- قانون سازی اور امور مملکت کو چلانے کے لئے آپ جس نظام یا سیٹ اپ کی بات کر رہے ہیں وہ تو سیکولر ہے- اور یوں پاکستان ایک سیکولر سٹیٹ بن جاتی ہے- تو یہ چیز اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہو گی؟

ج- .... ہمارے ملک میں لوگ یہ کرتے ہیں کہ پہلے لفظوں کا غلط ترجمہ کرتے ہیں پھر اس غلط ترجمے کے سہارے اس لفظ کا وہ مطلب لینے لگتے ہیں جو اصل میں اس لفظ کا مفہوم نہیں ہوتا سیکولر سے مراد لادین نہیں ہے اور نہ سیکولرازم کا مطلب لادینیت ہے جیسا کہ ہمارے ہاں خیال کیا جاتا ہے- اس کا مطلب ہے دنیاوی- زیادہ واضح لفظوں میں یہ کہ ایک ایسی مملکت جس میں مولویوں پادریوں' ربیوں یا پنڈتوں کا کوئی عمل نہ ہو- اور اسلام میں تو ملائیت یا پاپائیت ہے ہی نہیں تو پھر اس میں ان کے عمل دخل کا کیا سوال؟"

(نوائے وقت میگزین 18 اکتوبر 1991ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34112 میں سید بشیر احمد شریفی ولد حکیم عبدالغنی شریفی قوم سید پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان رہائشی برقبہ 6 مرلہ واقع 742/F گلشن راوی لاہور مالیتی -/1000000 روپے- 2- کار سوزوکی 800CC مالیتی -/175000 روپے- 3- سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/100000 روپے- اور کیش جو کہ بنک میں ہے -/14000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/4495 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سید بشیر احمد شریفی F-742 گلشن راوی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وصیت نمبر 17075 گواہ شد نمبر 2 ارشد علی چوہدری وصیت نمبر 20765

مسل نمبر 34113 میں شاہین کوثر زوجہ منظور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کہکشاں کالونی نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی 13 تولہ مالیتی -/56000 روپے- اور حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/86000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شاہین کوثر 187 کہکشاں کالونی نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 ندیم اسلم ولد محمد اسلم کہکشاں کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عطاء اللہ ولد فیض عالم 189 کہکشاں کالونی نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 34115 میں صباء الفتح بنت وددود احمد شرما قوم شرما پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی 10 گرام 800 ملی گرام مالیتی -/7500 روپے- 2- نقد رقم -/47000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ صباء الفتح بنت وددود احمد شرما دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد چوہدری محمد اسحٰق وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 وددود احمد شرما ولد عبدالحمید شرما دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 34116 میں Mrs. Ambiya Khatoon بیوہ مکرم محمد عبدالکریم مرحوم پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت 1960 ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیور طلائی وزنی چار تولہ مالیتی -/TK24000- اور ٹین شیڈ ہاؤس 18x10 مالیتی -/TK 7000- اس وقت مجھے مبلغ -/1550 ٹکہ ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس

کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Mrs. Ambiya Khatoon بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد انعام الحکیم پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق الحکیم پسر موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کاہلوں نمبردار آف کھریا ضلع سیالکوٹ بعمر 87 سال بقضائے الٰہی 28 اپریل 2002ء کو سیالکوٹ میں وفات پاگئیں- آپ کی میت سیالکوٹ سے ربوہ لائی گئی- جہاں بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی- موصوفہ موصیہ تھیں- آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی- قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی- آپ مکرم میاں فتح الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں- مکرم مظفر حسین صاحب کاہلوں قائد علاقہ گوجرانوالہ اور مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ گھانا کی والدہ اور مکرم امین الرحمٰن صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ مربیان سلسلہ کی نانی اماں تھیں- مرحومہ بہت دعا گو اور بزرگ وجود تھیں- آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ قرآن مجید کی تعلیم دینے میں صرف کیا- اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

برطانیہ کیلئے تعلیمی ویزا

جن طلباء وطالبات کو برطانیہ کی کسی یونیورسٹی میں کسی بھی پروگرام میں داخلہ ملا ہے ان کی معلومات کیلئے تحریر ہے کہ ویزا (Visa) حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کو پورا کرنا لازم ہے-

1- متعلقہ یونیورسٹی سے داخلہ کنفرم ہونے کا خط-
2- ذاتی فنانشل سٹیٹمنٹ جس میں تعلیم اور رہائش وغیرہ کے تفصیلی اخراجات درج ہوں-
3- تمام تعلیمی اسناد و سرٹیفیکیٹس
4- پرشدہ ویزا فارم
5- ویزا فیس جو آجکل -/2970 روپے ہے (ناقابل واپسی)
6- Valid پاسپورٹ
7- IELTS سکور
8- سپانسر شپ لیٹر، اگر تعلیمی اخراجات کوئی عزیز یا دوست برداشت کر رہے ہوں- (نظارت تعلیم)

نکاح

مکرم خلیل احمد تنویر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ رفعت طارق صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گھمن ساکن چک نمبر 5 احمد آباد کے نکاح کا اعلان مکرم عطاء القدوس طارق صاحب ساکن یو کے ابن مکرم غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ یو کے کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار برطانوی پونڈ حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 9 اپریل 2002ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا- مکرمہ رفعت طارق صاحبہ حضرت منشی احمد دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود آف چوکنانوالی ضلع گجرات کی پوتی ہیں- اس کے ساتھ ہی خاکسار کی بھتیجی مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب گھمن ساکن چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین کے نکاح کا اعلان مکرم قمر الدین امینی صاحب ساکن یو کے ابن مکرم شمس الدین صاحب امینی کے ہمراہ بعوض چار ہزار برطانوی پونڈ حق مہر پر کیا گیا- احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 26 مئی 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کرکے اپنا نمبر حاصل کرلیں- (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل لکھتے ہیں- مکرم ملک محمد اسحاق صاحب پنشنر فضل عمر ہسپتال کو مورخہ 11 مئی کو فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور موصوف فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب ساہیوال روڈ ربوہ لکھتے ہیں- خاکسار کی اہلیہ کا بیلجیئم میں مورخہ 3 مئی 2002ء کو سانس کی نالی کا آپریشن ہوا تھا ابھی تک بولنے سے محروم ہیں اس کے علاوہ خاکسار کی صحت بدستور علیل چلی آرہی ہے- احباب ہم دونوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم صوفی عبدالغفور صاحب سابق کارکن وقف جدید حال نصیر آباد عزیز کی بائیں ٹانگ میں درد ہے- احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کو فالج کا اٹیک ہوا ہے چند دن سروس ہسپتال لاہور میں داخل رہے- اور اب گھر پر زیر علاج ہیں- احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اور ان کے ساتھی اسیران راہ مولا کی جلد رہائی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

طلبہ کے اعزاز میں تقریب

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم کنری تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کنری گزشتہ تین سال سے نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ و طالبات کو نقد انعامات و سندات دے رہی ہے- مورخہ 3 مئی 2002ء کو اس سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب قائمقام صدر جماعت نے کی- خدا کے فضل سے امسال مختلف سکولوں میں 8 طلبہ نے اول 13 نے دوم اور 4 نے سوم پوزیشنز حاصل کیں- 7 طلبہ وقف نو تھے- یوں کل 25 طلبہ وطالبات کو نقد انعام اور تعریفی اسناد دی گئیں- اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے- آمین

خونی یا بادی بواسیر کیلئے مفید ترین دوا

بواسیر ہر قسم GHP-332 /GH

20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

سانحہ ارتحال

مکرم حامیم صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 116/12-L ضلع ساہیوال لکھتے ہیں میرے بڑے بھائی مکرم محمد یامین صاحب باجوہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ 24- اپریل 2002ء کو وفات پاگئے- آپ کا جنازہ مکرم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دعا کروائی- آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے-

اعلان دارالقضاء

(مکرم منور احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد دین صاحب)

مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب ساکن مکان نمبر 6/18 دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں- مذکورہ قطعہ نمبر 6/18 واقع محلہ دارالعلوم ربوہ برقبہ 10 مرلہ 77 فٹ میں سے ان کا حصہ 5 مرلہ ساڑھے اڑتیس فٹ ہے- یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے- میرے دوسرے بھائی مکرم عبدالکریم صاحب کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- ہم دونوں کے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہیں ہے-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں- (ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

یہ معنے ہیں کہ خدا نے ان کو گمراہ کیا یعنی جبکہ انہوں نے ہدایت پانے کے طریقوں کو بجد وجہد طلب نہ کیا تو خدا نے بہ پابندی اپنے قانون قدیم کے ان کو ہدایت بھی نہ دی اور اپنی تائید سے محروم رکھا اسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا ولا الضالین- غرض ماحصل اور خلاصہ ان تینوں صداقتوں کا یہ ہے کہ جیسے انسان کی خدا کے ساتھ تین حالتیں ہیں ایسا ہی خدا بھی ہریک حالت کے موافق ان کے ساتھ جدا جدا معاملہ کرتا ہے جو لوگ اس پر راضی ہوتے ہیں اور دلی محبت اور صدق سے اس کے خواہاں ہو جاتے ہیں خدا بھی ان پر راضی ہو جاتا ہے- اور اپنی رضامندی کے انوار ان پر نازل کرتا ہے- اور جو لوگ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور عمداً مخالفت اختیار کرتے ہیں- خدا بھی مخالف کی طرح ان سے معاملہ کرتا ہے- اور جو لوگ اس کی طلب میں سستی اور لاپروائی کرتے ہیں- خدا بھی ان سے لاپروائی کرتا ہے اور ان کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے-

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد 1 ص 547 حاشیہ 11)

جرمن آٹوز

سپیشلسٹ مرسڈیز بینز، جینین پارٹس

بالمقابل گلستان سینما- سٹی کار سنٹر منٹگمری روڈ- لاہور

چوہدری محمد شمیم کاہلوں، میاں محمود احمد

6372255-6375519- Fax: 6375518

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ 15-مئی زوال آفتاب : 1-05
☆ بدھ 15-مئی غروب آفتاب : 7-59
☆ جمعرات 16- مئی طلوع فجر : 4-36
☆ جمعرات 16- مئی طلوع آفتاب : 6-10

مشرف وینڈی ملاقات

امریکہ کی سفیر وینڈی چیمبرلین نے ایوان صدر اسلام آباد میں صدر جنرل مشرف سے ملاقات کی- بات چیت میں دوطرفہ تعلقات اور پاک امریکہ تعاون میں پیشرفت پر غور کیا گیا- علاقائی صورتحال اور پاک بھارت سرحد پر جاری کشیدگی اور فوجیوں کی موجودگی پر غور کیا گیا- انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جاری دوطرفہ تعاون پر بھی بات چیت کی- امریکی سفیر پاکستان میں تعیناتی کی مدت مکمل ہونے پر اس ماہ کے آخر میں واشنگٹن جارہی ہیں-

پاک چین تعلقات متاثر نہیں ہونگے

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ اتحاد سے پاک چین تعلقات متاثر نہیں ہونگے- یہ بات وزیرخزانہ نے شنگھائی میں ایک انٹرویو میں کہی- انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ اور مستحکم ہوں گے-

شہزادی عابدہ سلطان انتقال کر گئیں

بھارتی ریاست بھوپال کی آخری ولی عہد اور پاکستان کی سابق سفیر شہزادی عابدہ سلطان کا کراچی میں انتقال ہوگیا- ان کی عمر 79 سال تھی- شہزادی عابدہ ہندوستان کی ریاست بھوپال کے آخری حکمران نواب حمید اللہ خان کی تین صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں اور اپنے والد کے حکمران بننے کے بعد 1928ء میں ریاست کی ولی عہد مقرر کی گئیں- وہ برصغیر کی پہلی خاتون تھیں جنہوں نے ہوابازی سیکھی اور 1942ء میں باقاعدہ پائلٹ لائسنس حاصل کیا- تقسیم ہند کے بعد بھوپال کی ریاست کا حق ترک کر کے اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ پاکستان منتقل ہوگئیں- آپ نے 1964ء کے صدارتی انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی مہم میں بھرپور حصہ لیا- آپ نے حال ہی میں اپنی آپ بیتی ''ایک شہزادی کی یادداشتیں'' کے عنوان سے مکمل کی تھی- آپ کے بیٹے شہریار خان پاکستان کے سابق سیکرٹری خارجہ اور برطانیہ اور فرانس کے سابق سفیر رہے ہیں-

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں آپ کی وفات کے بعد اپنے قلبی تاثرات پر مبنی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ میرے والد صاحب چوہدری صاحب پر بے حد اعتماد کرتے تھے وہ چوہدری صاحب کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے- انہوں نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ چوہدری صاحب نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کی بہت شاندار خدمات انجام دیں- اور انہوں نے تحریک پاکستان میں بھی بہت زبردست کوششیں کیں- آپ کا یہ انٹرویو ماہنامہ خالد دسمبر 1985ء جنوری 1986ء میں شائع شدہ ہے-

چھ ہزار سے زائد اسامیوں پر بھرتی کی منظوری

گورنر پنجاب نے عام آدمی کی فلاح و بہبود اور خدمات کی بلا تاخیر فراہمی کیلئے مختلف محکموں میں عرصہ سے خالی پڑی ہوئی 6335 اسامیوں کو پر کرنے کی منظوری دے دی ہے جبکہ محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی تین ہزار اور محکمہ صحت میں ڈاکٹروں کی 3351 خالی پوسٹوں کو فوری طور پر پر کرنے کی بھی ہدایت کی ہے-

کالعدم لشکر جھنگوی کا کارکن گرفتار

کراچی پولیس نے لیاقت آباد میں چھاپہ مار کر کالعدم لشکر جھنگوی کا سرگرم کارکن گرفتار کرلیا ہے- ملزم پنجاب پولیس کو بھی متعدد سنگین وارداتوں میں مطلوب تھا- اور اس کی گرفتاری پر 25 لاکھ روپے انعام بھی مقرر تھا-

فلسطینی ریاست کے قیام کی مخالفت

اسرائیل کی حکمران سیاسی جماعت نے اپنے وزیراعظم کی خواہش کو ٹھکراتے ہوئے ایک قرارداد کے ذریعہ فلسطینی ریاست کے قیام کی مخالفت کردی ہے- لیکود پارٹی نے وزیراعظم شیرون کی طرف سے ووٹنگ ملتوی کرنے کی درخواست بھی مسترد کردی- تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ وزیراعظم کو ذلیل کرنے کی کوشش ہے- فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ فلسطینی ریاست کے قیام کے ساتھ اسرائیلی یہودی ریاست کو تسلیم کرنے کو تیار ہیں- اسرائیل کے خلاف کاروائیاں اور خودکش دھماکے کنٹرول کرنا میرے بس میں نہیں- انتہا پسند گروپوں کو بین الاقوامی طاقتوں کی سرپرستی حاصل ہے-

افغانستان میں قیدیوں کی حالت زار

افغانستان کی شیرغان جیل میں دوہزار سے زائد طالبان قید ہیں- یورپین یونین کے خصوصی نمائندے برائے افغانستان سینکڑوں طالبان قیدیوں کی حالت زار پر نائب وزیر دفاع جنرل عبدالرشید دوستم سے لڑ پڑے اور اسے خوفناک عمل قرار دیا- جرمن سفارتکار نے جیل کا دورہ کرنے کے بعد خبررساں ادارے کو بتایا کہ طالبان قیدی ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکے ہیں- ان سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا ہے- انہیں کھانے کے نام پر پانی جیسا سوپ دیا جاتا ہے- قیدیوں کے چہرے مرجھا چکے ہیں- ان کی آنکھوں سے ویرانی ٹپکتی ہے- یورپی ایلچی نے خبردار کیا کہ یہ قیدی اتنے لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں کہ رہائی کی صورت میں گھر تک نہیں پہنچ سکتے لہٰذا حکومت انہیں سفرخرچ دے کر رہا کرے-

احمد آباد میں دوکانیں نذر آتش

بھارتی صوبہ گجرات میں مسلم کش فسادات جاری ہیں- احمد آباد میں مسلمانوں کے متعدد گھروں اور دوکانوں کو نذر آتش کردیا گیا- ایک شخص قتل کردیا گیا- دستی بم بھی پھینکے گئے- 11 افراد زخمی ہوگئے-

مذہبی رسوم

چین کی کالعدم روحانی تحریک فیلنگو نگ کے ایک پیروکار نے اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنی 9 سالہ بیٹی کو قبیلے کے دیگر چالیس افراد کے سامنے گلا گھونٹ کر ہلاک کردیا-

تین ہزار پاکستانیوں کی ہلاکت

افغانستان میں قید پاکستانیوں نے پشاور واپسی پر بتایا کہ دوستم کی فوجوں نے بے پناہ ظلم کیا انہوں نے بتایا کہ شیرغان کی جیل میں ایک ہی دن تین ہزار پاکستانی مجاہدین کو ہلاک کردیا گیا- ایک کنٹینر میں دو تین سو مجاہدین کو ٹھونسا گیا- دو ہزار پاکستانی دم گھٹنے سے چل بسے- جیل میں کھانے کو 24 گھنٹوں میں آدھی روٹی ملتی تھی- وضو کیلئے پانی نہ تھا- علاج کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے متعدد پاکستانی زندگی ہار گئے-

فدائی حملے

فلسطین کی آزادی کی تحریک حماس کے سربراہ نبیل یوسف ابوغرناطہ نے کہا ہے کہ وہ بیت المقدس کی آزادی تک چین سے نہیں بیٹھیں گے- اسرائیلی فوج کو کارروائی نہ کرنے کا حکم دھوکا ہے- ہم یہودیوں کی چال میں نہیں آئیں گے اور فدائی حملے جاری رکھیں گے یاسر عرفات کا راملہ میں محصور ہونا ڈرامہ تھا جو اسرائیلی وزیراعظم شیرون نے پروڈیوس کیا- اس کا مقصد یاسر عرفات کو فلسطینیوں کا ہیرو بنانا تھا- اسرائیل بھارت کو مدد کر کے وہاں مسلمانوں کا قتل عام کروا رہا ہے- مسلمانوں کے قتل عام پر کوئی آنسو نہیں بہاتا لیکن ایک یہودی مرجائے تو دنیا میں واویلا مچ جاتا ہے-

بم دھماکے مجرموں کو معاف نہیں کرینگے-

فرانس فرانس کے صدر شیراک نے کہا ہے کہ کراچی میں ہونے والا بم دھماکہ ایک بہیمانہ جرم تھا- حملے کے مجرموں کو معاف نہیں کیا جائے گا- دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رہے گی- حکومت فرانس حملے کے ذمہ داروں کو ڈھونڈنے کی پوری کوشش کرے گی- امریکہ، یورپ اور فرانس جمہوریت اور آزادی کی خاطر دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں- صدر شیراک نے کراچی کے بم دھماکہ میں مرنے والے 11 فرانسیسیوں کیلئے ہونے والے تعزیتی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے- مسلسل بارش کے دوران دس ہزار افراد نے شرکت کی- مرنے والوں کے لئے قومی اعزاز کا اعلان بھی کیا گیا-

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین ٹی- وی - گیزر- ائرکنڈیشنر سپلیٹ- ٹیپ ریکارڈر- وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
1- لنک میکلوڈ روڈ
7231680
7231681
7223204
7353105
رابطہ- انعام اللہ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

موسم گرما کیلئے کیوریٹو ادویات

پرانی نکسیر گرمی یا معمولی چوٹ سے ناک سے خون آنے لگے	25/-	EPISTAXIS CURE
نکسیر، ناک سے خون آنے کیلئے فوری اثر کیپسول	25/-	EPISTAXIS CAPS
گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو	25/-	HEAT CURE
سورج کی گرمی، دھوپ سے سر درد رہنا	25/-	SUN HEAD ACH CURE

گرمی (لو لگنے) ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے SUMMER TONIC TABS 20/-
دیگر کیوریٹو ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار- ربوہ پاکستان
فون کلینک :214606(04524) ہیڈ آفس:213156 سیلز:214576 فیکس:212299(92-04524)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61